اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان کا اعلامیہ

کراچی (۱۵فروری ۲۰۱۶ء)اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے قائدین مفتی منیب الرحمٰن، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا قاضی نیاز حسین نقوی، مولانا یاسین ظفر، مولانا حسین احمد، مفتی محمد جان نعیمی، مولانا عبدالوحید، مولانا امیر حسین حسینی اور مولانا ضیاء الرحمٰن نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان اور وفاقی حکومت کے درمیان دینی مدارس کی رجسٹریشن، ڈیٹا انفارمیشن اور تحتانی اسناد کا مسئلہ خوش اسلوبی سے طے پا رہا ہے۔اس میں حساس ادارے اور چیف آف آرمی اسٹاف اور تمام صوبائی حکومتیں بھی آن بورڈ ہیں۔اس سلسلے میں کافی حد تک بنیادی معاملات باہمی اتفاقِ رائے سے طے پا چکے ہیں۔اس سلسلے میں جو بھی تاخیر ہے، وہ حکومت کی جانب سے ہے، اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان نے معاملات کو تیز رفتاری سے تکمیل تک پہنچانے میں ہمیشہ مکمل تعاون کیا ہے۔ وفاقی حکومت کی ذمے داری کہ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے تمام صوبوں کو اعتماد میں لے کر جلد از جلد معاملات کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

اس اثناء میں حکومتِ سندھ کی جانب سے مدارس کی رجسٹریشن کے بارے میں از خود اضافی قانون سازی کی پیش رفت ہمارے لیے باعث تشویش ہے اور اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان صوبہ سندھ کی حکومت نے اعتماد میں لیے بغیر یہ اقدام کیا اور سوسائٹی ایکٹ کی دفعہ 21 میں ایک اضافی مسودۂ قانون صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا، جس سے باہمی اعتماد کی فضا متاثر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ کل شب گورنر سندھ جناب ڈاکٹر عشرت العباد خان سے اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے مرکزی قائدین کی ملاقات ہوئی، جس میں صوبائی مشیر مذہبی امور سینیٹر ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو بھی موجود تھے، اس ملاقات میں وفد نے گورنر سندھ کو اپنی تشویش سے آگاہ کیا۔ گورنر صاحب نے اس پر حیرت کا اظہار کیا اور صوبائی مشیرِ مذہبی امور سینیٹر ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو نے بتایا کہ سرِ دست اس مسودہ قانون کو روک دیا گیا ہے اور یک طرفہ طور پر کوئی قانون سازی نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ وفاق کی سطح پر جو پیش رفت ہو رہی ہے، اس سے ہم آگاہ ہیں اور صوبائی حکومتوں کو باقاعدہ اعتماد میں لیا گیا ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ مدارس کو خصوصی طور پر نشانہ بنایا جائے بلکہ مجموعی طور پر ایجوکیشن ریفارمز پالیسی مرتب کی جائے اور دینی مدارس بھی اس کا حصہ قرار پائیں۔ کیا ہم

میں سے ہر ایک کو نہیں معلوم کہ کراچی میں پرائیویٹ اسکولز اور کالجز نوے فی صد محلوں میں کرائے کی عمارتوں میں ہیں، نہ تو ان عمارتوں کو کمرشلائز کیا گیا ہے اور نہ ہی ان کے لیے بلڈنگ کنٹرول اور ہوم آفس سے کسی سٹوفکیٹ کی کوئی پابندی عاید کی گئی ہے، صرف مدارس کو نشانہ بنانا یک طرفہ سوچ کا مظہر ہے۔

جہاں تک سرکاری جگہوں پر بلا اجازت مسجد، امام بارگاہ یا مدارس کے قیام کا مسئلہ ہے، تو یہ کام راتوں رات تو نہیں ہوتا، اس پر برسوں لگ جاتے ہیں۔ اس دوران حکومتی اداروں کے لینڈ کنٹرول اور اینٹی انکروچمنٹ کے ادارے کہاں سوئے رہتے ہیں، کیا ان سے بھی کبھی باز پرس ہوئی ہے، کیا کبھی کسی کا کوئی محاسبہ ہوا ہے؟۔ کیا سرکاری زمینوں پر بلا اجازت بڑی تعداد میں کچی بستیاں موجود نہیں ہیں، جنہیں آباد ہوتے وقت کوئی نہیں روکتا اور کبھی اچانک انہیں اٹھانے کے لیے عملہ آتا ہے تو الیکٹرانک میڈیا ایک ہوا کھڑا کر دیتا ہے اور حکومت لرزتے قدموں کے ساتھ پسپائی اختیار کر لیتی ہے، کیا ان امور پر بھی کسی کی توجہ ہے؟ اسی طرح بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ نفرت انگیز اور فساد پر برانگیختہ کرنے والی تقاریر پر پابندی عاید کی جائے اور ایسے لوگوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے، یہ اصل کام تو حکومت سے ہو نہیں پاتا اور اچانک ایک سرکاری خطبہ جاری کرنے کی پالیسی پر غور شروع ہو جاتا ہے۔ کیا پاکستان میں عملاً ایسا کرنا ممکن ہے۔ پاکستان کو ان ممالک پر قیام کرنا جہاں ملوکیت ہے یا آمریت ہے یا مذہب ریاست کے کنٹرول میں ہے، درست نہیں ہے، یہ ظلِ الٰہی بننے کا دور نہیں ہے۔ پاکستان کی اپنی روایات ہیں اور اپنے زمینی حقائق ہیں، ملک پہلے ہی کئی طرح کے انتشار کا شکار ہے، لہٰذا مزید انتشار کے اسباب پیدا کرنا دانش مندی نہیں ہے، حکومت کو اس کا شعور ہونا چاہیے۔ اور اپنے زمینی حقائق سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیے۔ پہلے سے مسائل کیا کم ہیں، کیا دہشت گردی پر مکمل طور پر قابو پا لیا گیا ہے اور اس کو جڑ سے اکھیڑ دیا گیا ہے۔ اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ریاست اور ریاستی اداروں کو مکمل حمایت فراہم کی ہے اور کبھی بھی اس قومی ایجنڈے کی راہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کی۔ بہتر ہوگا کہ پہلے داخلی سلامتی کی اس قومی جنگ کو اس کے منطقی انجام تک پہنچایا جائے اور اس کے لیے قوم کے تمام طبقات کا اعتماد اور حمایت لازمی شرط ہے۔

علماء وطلبہ کے خاتمے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوگا

(اسلام آباد/ ملتان) شیخ الحدیث مولانا صدیق کے جنازے میں دو لاکھ سے زائد افراد کی شرکت علماء اور مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے، علماء وطلباء اور اہل مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ اور انہیں تنگ کرنے کا سلسلہ فی الفور بند کیا جائے، شیخ الحدیث مولانا صدیق کے تلامذہ و متعلقین کی اتنی بڑی تعداد سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ علماء وطلباء کے خاتمے کا خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا، مولانا صدیق کی

نصف صدی سے زائد عرصے پر محیط علمی، تدریسی اور تعلیمی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے شیخ الحدیث مولانا صدیق کی نماز جنازہ کے اجتماع اور تعزیتی وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ شیخ الحدیث مولانا صدیق کے جنازے میں دو لاکھ سے زائد افراد کی شرکت علماء اور مدارس دینیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔انہوں نے کہا کہ کئی برسوں سے ڈاڑھی اور پگڑی والوں کے خلاف پروپیگنڈے کے باوجود لوگوں کے دلوں سے علماء کرام کی قدر ومنزلت ختم نہیں کی جاسکی اور نہ ہی آئندہ ختم کی جاسکتی ہے۔مولانا جالندھری نے مطالبہ کیا کہ علماء وطلباء اور اہل مدارس کو پریشان کرنے کا سلسلہ فی الفور بند کیا جائے۔انہوں نے کہا شیخ الحدیثؒ کے جنازے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ علماء اور مذہبی طبقات کو پاکستان سے ختم کرنے کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکے گا ۔مولانا جالندھری نے جنازے کے اجتماع کے انتظامات کے سلسلے میں ڈی سی او ملتان اور ملتان کی ضلعی انتظامیہ کا بطور خاص شکریہ ادا کیا۔انہوں نے اندرون وبیرون ملک میں مولانا صدیق صاحب کے تلامذہ اور متعلقین کے جذبے کو سراہا۔

دینی مدارس کے قیام میں رکاوٹیں نہ کھڑی کی جائیں

اسلام آباد/کراچی (۷فروری۲۰۱۶) سندھ اسمبلی میں ۱۸۶۰ء کے سوسائٹی ایکٹ میں ترمیم کا بل قرآن وسنت کی تعلیم کا راستہ روکنے کی کوشش ہے، دینی مدارس کا قیام کسی ڈی سی یا بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کی اجازت کا محتاج نہیں، دینی مدارس کے قیام کے راستے میں روڑے اٹکانے والے اللہ سے ڈریں، وفاق المدارس اور اتحاد تنظیمات مدارس جلد اس حوالے سے لائحہ عمل کا اعلان کریں گے ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا تفصیلات کے مطابق سندھ اسمبلی میں ۱۸۶۰ء کے سوسائٹی ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کیا جارہا ہے جس میں کسی بھی مدرسہ کے قیام اور رجسٹریشن کو متعلقہ ضلع کے ڈی سی اور بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کی تحریری اجازت سے مشروط کردیا جائے گا-وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اس حوالے سے دستاویزی ثبوت حاصل کر لیے ہیں-وفاق المدارس کے قائدین نے اس ترمیمی بل کو قرآن وسنت کی تعلیم کا راستہ روکنے کی کوشش قرار دیا-وفاق المدارس کے قائدین نے کہا کہ دینی مدارس کا قیام کسی ڈی سی یا بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کی تحریری اجازت کا محتاج نہیں-وفاق المدارس کے قائدین نے اس ترمیم کی کوشش پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا ہے-دریں اثناء اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین نے باہمی مشاورت کا سلسلہ شروع کردیا ہے اور اس حوالے سے جلد ہی آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔